© rasailojaraid.com

حضرت شاہ اہل اللہ پھلتی قدس سرہٗ

جناب مسعود انور علوی کاکوروی

ابتدائے آفرینش سے اس عالم آب وگل میں ایسی عظیم المرتبت وجلیل القدر ہستیاں بے شمار گذری ہیں جو آغوش خمول وگمنامی سے باہر نہ آسکیں۔ ایسی ہی عظیم المرتبت ہستیوں میں ایک شخصیت شاہ اہل اللہ پھلتیؒ کی بھی ہے جو حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ (م ۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۸-۱۹ء) کے صاحب زادے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء) کے برادر خورد ہیں۔ تذکرہ نگاروں اور مورخین نے آپ کے حالات وواقعات کے سلسلے میں کسی قدر سکوت اختیار کیا ہے۔ حد یہ ہے کہ ابتدائی دور کے خانوادۂ ولی اللٰہی کے سوانح نگاروں نے بھی موصوف کے حالات میں کچھ زیادہ وسعت نظری نہ دکھائی۔ شیخ محمد محسن ترہتی نے حضرت شاہ صاحبؒ کے وصال کے تقریباً سو سال بعد "الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبدالغنی" تالیف کی تو اس میں بھی آپ کے حال میں دو سطریں لکھ کر قلم روک دیا۔

وکان لولی اللہ اخ یسمی الشیخ	شاہ ولی اللہ کے ایک بھائی شاہ
اہل اللہ کان من اہل اللہ	اہل اللہ تھے جو اللہ والے اور
واہل العلم بلی لم یبلغنی	صاحب علم تھے لیکن مجھے ان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خبر فوق ان لہ کتاباً لطیفاً
فی تخریج احادیث الهدایۃ

حالات کا اس سے زیادہ قطعاً علم
نہیں ہے۔ انھوں نے ہدایہ کی احادیث
متبرکہ کی تخریج کے سلسلے میں ایک
عمدہ کتاب لکھی۔[1]

"حیات ولی" مولفہ مولوی رحیم بخش دہلوی جو صرف خانوادۂ ولی اللٰہی کے حالات و واقعات اور افادات پر مشتمل ہے اس میں بھی شاہ صاحب کا تذکرہ تقریباً نہیں کے برابر ہے البتہ حضرت شاہ عبدالعزیز (م ۱۲۳۹ھ) کے حال میں ان کے چار عربی مکتوبات بھی درج ہیں جو شاہ صاحب موصوف کے نام ہیں۔ صاحب حدائق الحنفیہ اور تذکرۂ علمائے ہند نے شاہ صاحب کا نام گرامی تک شامل کتاب نہ کیا۔ صاحب نزہۃ الخواطر نے ضرور آپ کا تذکرہ کیا ہے مگر وہ بھی اسی قدر کہ "نام معہ ولدیت اور یہ کہ وہ حنفی علمائے ربانیین اور بزرگ ہستیوں میں سے تھے فن طبابت میں ماہر تھے" بعد ازاں آپ کی چاروں تصانیف کی فہرست درج کی ہے۔[2]

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے ملفوظات میں ضرور آپ کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ مولفین و مورخین کی نگاہوں سے اب تک آپ کے حالات پوشیدہ رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

احقر کے لئے یہ بات بڑی باعث سعادت و مسرت ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے جس قدر حالات و واقعات و افادات حاصل ہوئے یکجا ہدیۂ قارئین کر رہا ہے جو بحمد اللہ اب تک کے تمام سوانح نگاروں کے تذکروں سے کہیں زائد ہیں۔

---

[1] الیانع الجنی مخطوطہ کتب خانہ النوریہ خانقاہ کاظمیہ کاکوری۔

[2] نزہۃ الخواطر علامہ سید عبدالحی الحسنیؒ، ۶ : ۲-۱۴۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب۔

ولادت:

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ (۱۰۵۴ھ/۱۶۴۴ء تا ۱۱۳۱ھ/۱۷۰۸-۹ء) نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی سونی پت میں ہوئی جن سے ایک صاحب زادے شیخ صلاح الدین[۳] پیدا ہوئے اور دوسری شادی ۶۰ سال کی عمر میں (۱۱۱۳ھ/۱۷۰۱ء) اپنے ایک شاگرد و مرید شیخ محمد صدیقی پھلتیؒ (۱۱۲۵ھ/۱۷۱۳ء) (والد ماجد شیخ عبید اللہ صدیقیؒ) کی بڑی صاحب زادی فخر النساء بیگمؒ سے ہوئی جن سے دو صاحبزادے شاہ ولی اللہؒ ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳-۴ء تا ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء اور شاہ اہل اللہؒ ۱۱۱۹ھ/۱۷۰۸ء تا ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۲ء متولد ہوئے۔ صاحبِ القول الجلی نے شاہ اہل اللہ قدس سرہ کے حالات و افادات بھی بالتفصیل درج کئے ہیں۔ بلکہ آپ کا حال شروع کرنے سے پیشتر لکھا ہے کہ:

> ذکر احوال کرامت اشتمال و کلمات معرفت سمات جامع اوصاف،
> کمال مظہرِ اسرار ذی الجلال قدوۂ ارباب انتباہ زبدۂ مقربان
> حضرت الٰہ حضرت شاہ اہل اللہ سلمہ اللہ کہ برادر خورد عینی
> حضرت ایشانند[۴]

نیز آپ کی ولادت کے سلسلے میں ایک واقعہ بھی لکھا ہے کہ:

---

۳ شیخ صلاح الدین صاحب کے نام تک سے اکثر حضرات ناواقف ہیں اور جو جانتے بھی ہیں وہ بھی یہ کہ انھوں نے صغر سنی میں وفات پائی تھی حالانکہ انھوں نے دورِ کہولت سے گزر کر وفات پائی۔ بڑے ذی علم، باخدا اور باذوق شخص تھے۔ ۱۲ منہ

۴ القول الجلی واسرار الخفی: ۳۰۔

۵ ایضاً: ۲۰۴۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قبل از ولادت ایشان روزے حضرت شیخ عبدالرحیم قدس سرہٗ حضرت ایشان را بنام اہل اللہ ندا فرمودند، خادماں عرض نمودند کہ نام مبارک ایشاں ولی اللہ است و حضرت باین نام نداء فرمائید۔ فرمودند کہ عنقریب است کہ برادرِ ایشاں متولد شود این نام وے ست کہ زبان من بآں جاری شدہ است پس بعد چندے ایشاں متولد شدند و بایں نام مسمیٰ گشتند۔[1]

ان کی پیدائش سے پہلے ایک روز حضرت شیخ بزرگ شاہ عبدالرحیم قدس سرہٗ نے حضرت اقدس (شاہ ولی اللہ) کو اہل اللہ کے نام سے پکارا۔ گھر کے خدام نے عرض کیا کہ ان کا نام گرامی تو ولی اللہ ہے اور حضرت اس نام سے پکار رہے ہیں فرمایا کہ عنقریب ان کا ایک بھائی پیدا ہوگا یہ نام اسی کا ہے جو میری زبان پر جاری ہوا ہے پھر تھوڑے ہی عرصے بعد آپ پیدا ہوئے اور اس نام سے موسوم ہوئے۔

تعلیم و تربیت :

اپنے والد ماجد، بڑے بھائی اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کی۔ بچپن سے ہی ذہانت و فطانت جبینِ مبارک سے ظاہر تھی۔ بڑے ذکی و ذہین، نکتہ سنج، صائب الرائے اور متقی و پرہیزگار تھے۔ فقہ، علوم عقلیہ اور فن طب میں ملکہ حاصل کیا۔ بارہ سال کی عمر میں والد ماجد سے مشرف بہ بیعت ہوئے اور اشغال طریقت حاصل کیے۔ اسی سال حضرت شیخ بزرگ کا وصال ہوگیا، چنانچہ بقیہ درسیات کی تکمیل اپنے بڑے بھائی سے کی۔ اپنی فطری استعداد و صلاحیت کی بنا پر جلد ہی کمال کی بلندیوں کو چھونے لگے۔

وازبسکہ فطرتے صافی داشتند باندک

چونکہ فطرت صافی کے مالک تھے لہٰذا

---

[1] القول الجلی : ۴۲۰۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

توجہ موعد و برکات طریقت و مطرح اشعہ انوار حقیقت گردیدند۳۹

ذرا سی توجہ سے طریقت کی برکتوں اور انوار حقیقت کی شعاعوں کے مورد بن گئے۔

شیخ محمد عاشق پھلتی رقم طراز ہیں:

والحق کا سمہ اہل اللہ ہستند کہ از ایام صبی در تقوی و طہارت و علم و فضل نشو و نما یافتند، فطرتے صافی و طبیعتے بس عالی و ذہنے ثاقب و رائے صائب و فہمے دقیقہ یاب و ذکائے روشن مثل آفتاب می دارند، جمیع کتب متداول بر حضرت ایشاں گذرانیدہ فراغ حاصل نمودند۔ در جودت فہم و دقت نظر رتبہ بس عالی دارند۴۰

آپ درحقیقت اسم بامسمیٰ یعنی اہل اللہ ہی ہیں، بچپن سے ہی تقویٰ و طہارت اور علم و فضل میں پرورش پائی۔ فطرتِ صافی طبیعتِ عالی، ذہن رسائی، صائب الرائی نکتہ سنجی اور روشن فہمی میں آفتاب کے مثل ہیں تمام کتب مروجہ میں حضرت اقدس سے پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ جودتِ فہم اور باریک بینی میں بلند و اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں۔

حضرت ایشاں نزدیک قصد سفر اول دستارِ خلافت بر سرِ ایشاں بستند و اجازت ارشاد و بیعت دادند و جانشین حضرت شیخ بزرگ قدس سرہٗ ساختند و فرمودند چنانچہ خرقہ ما از حضرت والد قدس سرہٗ

جب حضرت اقدس نے اپنے پہلے سفر کا ارادہ فرمایا تو دستار خلافت آپ ہی کے سر پر باندھی اور اجازت ارشاد و بیعت عطا فرما کر حضرت شیخ شاہ عبدالرحیم قدس سرہٗ کا جانشین کیا اور فرمایا کہ جس طرح ہم کو

---

۳۹ القول الجلی : ۳۱۲

۴۰ القول الجلی بذکر آثار الولی : ۲۴۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسیدہ ہم چناں با ایشاں دادیم باید کہ یاران ایشاں را بجائے حضرت بزرگ قدس سرہٗ دانند ۹؎

حضرت والد ماجد سے خرقہ پہونچا ہے ہم نے بھی اسی طرح آن کو دیا۔ سب لوگوں کو چاہیئے کہ ان کو حضرت بزرگ قدس سرہٗ کی جگہ پر سمجھیں۔

صاحبِ القول الجلیؒ کے بیان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاہ اہل اللہ صاحب کے سر پر دستارِ خلافت اس وقت باندھی گئی جب ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا پہلا سفرِ حج بہ قول ان کے بیسؔ سال کی عمر میں یعنی ۱۱۳۴ھ میں شروع ہوا تھا۔ اس وقت شاہ اہل اللہ کی عمر ۱۱۱۹ھ ولادت کے حساب سے ۱۵ سال تھی۔

طب میں مہارت :

شاہ صاحب فنِ طبابت میں جیسا کہ عرض کیا ہے بڑے ماہر تھے گویا وہ بھی میراث تھا کیونکہ بہ قول حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کے

حکمت ہم در خاندانِ ما معمول بود چنانچہ جد بزرگوار و عم فقیر دوا می کردند و والد ماجد و بندہ موقوف ساختہ ایم ۱۰؎

ہمارے خاندان میں حکمت (طبابت) کا رواج بھی تھا چنانچہ جد بزرگوار (شاہ عبدالرحیم) و فقیر کے چچا (شاہ اہل اللہ) بھی مطب کرتے تھے۔ والد ماجد اور میں نے اس کو موقوف کیا۔

فنِ طبابت کے سلسلہ میں شاہ صاحب کے دوؔ قابل ذکر واقعات یہاں درج کرنا بے محل نہ ہوگا۔ پہلے خواب کے راوی خود آں جناب کے بھتیجے ہیں اور دوسرا خواب آپ کے

۹؎ القول الجلی بذکر آثار الولی : ۲۲۴۔

۱۰؎ ملفوظاتِ عزیزی۔ مطبع مجتبائی میرٹھ : ۲۲۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماموں زاد بھائی شیخ محمد عاشق پھلتیؒ نے "القول الجلی" میں تحریر فرمایا ہے اور غالباً یہی خواب اور واقعہ آپ کے مشغلہ طبابت میں دلچسپی لینے کے محرک بنے ہوں گے کیوں کہ اس سے پیشتر آپ کو اس مشغلے سے کوئی خاص شغف نہ تھا۔ جیسا کہ خود حضرت شیخ محمد عاشق صاحبؒ فرماتے ہیں:

در طب دستے رسا و حد سے شامل در موجز القانون بعضے مسائل ضروریہ کہ از مصنف ماندہ بودند زیادہ کردہ رسالہ درحد خود تمام و وافی ساختند اما با وجود حذاقت دریں فن بمقتضائے بے پروائی معالجات و مداوات مرضے ہر وقت کم می پرداختند[۱]

آں جناب کو طب میں دست رسا اور فراست شامل حاصل ہے "موجز القانون" میں بعض ضروری مسائل جو مصنف سے رہ گئے تھے اضافہ کرکے رسالہ کو پورا مکمل کیا لیکن اس فن میں حذاقت کے باوجود بمقتضا ئے بے پروائی علاج و معالجہ کی طرف کم متوجہ ہوتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

عم من در طب مہارت کمال داشتند روزے در خواب دیدند کہ شخصے می گوید کہ خدا بیمار است دوا کن و حضرت والد ماجد فرمودند در حدیث آمدہ کہ روزِ قیامت خدا خواہد گفت کہ من مریض شدم دوا نہ کردی و گرسنہ شدم و تشنہ شدم و عریاں شدم آب و طعام و جامہ ندادی بندہ گوید خدایا تو منزہؒ می فرمود کہ فلاں

میرے چچا شاہ اہل اللہ فن طب میں بڑی مہارت رکھتے تھے ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ بیمار ہے اس کا علاج کرو۔ (شاہ صاحب موصوف نے اپنا یہ خواب اپنے بڑے بھائی شاہ ولی اللہ صاحب سے بیان کیا) آنجناب (حضرت والد ماجد) نے فرمایا کہ حدیث شریف

---

[۱] القول الجلی: ۳۲۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بندہ من بیمار بود و گرسنہ بود گویا من بودم[۳۳]

میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بیمار تھا تو نے دوا نہ دی۔ میں بھوکا تھا، پیاسا تھا، برہنہ تھا تو نے کھانا پانی اور کپڑا نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا خداوندا تو، تو ان تمام دنیاوی ضرورتوں سے پاک و بے نیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار تھا فلاں بھوکا تھا، تو گویا میں ہی بیمار، بھوکا تھا۔

بڑے بھائی نے اس خواب کی تعبیر یوں کی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو یہ تنبیہ ہوئی ہے کہ تم مطلب کیا کرو کیوں کہ فن طبابت کی تحصیل کے بعد مطلب نہ کرنا اور مخلوق خدا کو فائدہ نہ پہونچانا ویسا ہی ہے جیسا صاحب استطاعت و مقدرت ہوتے ہوئے کسی بھوکے کو کھانا نہ کھلانا یا کسی حاجت مند کی حاجت روائی نہ کرنا، قیامت میں اس پر مواخذہ ہوگا۔

چنانچہ اس کے بعد سے آپ نے طبابت شروع کی اور ایک "واقعہ" کے بعد سے تو اس فن میں اس قدر انہماک و شغف بڑھ گیا کہ شبانہ روز میں وقت نا وقت کوئی مریض بھی آجاتا تو فوراً اس کو دیکھتے تھے۔

روزے در واقعہ دیدند کہ گویا عزیزے بزرگ بر فیل سوار و در دست قبضہ طولانی وارد آمد و بالیشاں گفت کہ برائے تہنیت شما

ایک روز عالم رویا میں دیکھا کہ ایک بزرگ عزیز جن کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈنڈا ہے ہاتھی پر سوار آئے اور ان سے کہا کہ میں

---

[۳۴] ملفوظات عزیزی: ۳۴۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آمدہ ام و بشارت آوردہ ام کہ خدائے تعالیٰ از علاج شما شفا یافت یا گفت کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام شفا یافت از یں معنی ایشاں را نہایت فرحت و ابتہاج حاصل شد از اں وقت خادماں را اجازت دادند کہ ہر وقت کہ کسے مریض بیاید البتہ مرا اطلاع دہید در ہر حال کہ باشم۔

تم کو مبارک باد دینے آیا ہوں اور یہ بشارت لایا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے علاج سے شفا پائی یا یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفا پائی۔ اس بات سے آنجناب (عم مکرم) کو نہایت مسرت و ابتہاج ہوا اور اسی وقت سے خدام کو یہ حکم دیدیا کہ جس وقت بھی کوئی مریض آ جائے تو مجھ فوراً اطلاع دو میں جس حالت میں بھی ہوں۔

اس واقعہ کے بعد اپنے کو ہمہ وقت مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دیا اس اچانک تبدیلی پر کہ کہاں تو فن طبابت سے پہلوتہی کرتے تھے اور کہاں اب کسی دم اس سے الگ نہ ہونا چاہتے تھے اکثر اعزہ و مقربین نے پوچھا تو فرمایا کہ:

معلوم نیست کہ معالجہ کدام کس درجہ قبولیت یافت در ایام کہ مداوات یک دو فقیر ہم اتفاق افتادہ بودہ شاید بمقتضائے حدیث قدسی مَرِضتُ فَلَمْ تعُدنی الحدیث بہ نسبت شان ایں معنی ظہور نمودہ[۱۳]

مجھے نہیں معلوم کہ کس شخص کے علاج سے درجۂ قبولیت حاصل ہوا (جو وہ بزرگ مجھے مبارکباد و بشارت دینے آئے) اس دوران دو ایک فقیروں کے علاج کا اتفاق ہوا تھا شاید بمقتضائے حدیث میں بیمار ہوا تم نے میری عیادت نہ کی، اسی نسبت سے اس معنی نے ظہور کیا۔

Dr. Zakir Husain Library Jamia Nagar J. M. I.

---

[۱۳] القول الجلی: ۲۲ — ۴۲۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاہ صاحب نہ صرف یہ کہ مطب میں آئے ہوئے مریضوں کو دیکھتے بلکہ ضرورت وقت پڑنے پر ان کے مکانوں پر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ:

در وقتیکہ در دہلی کہنہ می ماندم در کوچہ انبیا خانہ رسیدے کنیزکے پوربی جاہلہ بود نماز ہم در عمر خود گاہے نخواندہ و چون نسبت بعد وحق پرورش بر ہمہ صاحب زادگان خود داشت، بسیار خدمت و خاطرش می کردند قریب موت آوانہ بلہجہ مشرقی می گفت بفہم کسے نمی آمد حکما و صلحا را طلبیدہ می پرسیدند آخرش نوبت بہ عم من کہ شاہ اہل اللہ نام داشت رسید ایشان دریافتند کہ می گوید لاتخافی ولا تحزنی از مخاطبانش گفتند بہ پرسید این لفظ برائے چہ می گویی بعد کوشش بسیار گفت گروہے از من می گویند باز پرسیدند چہ معنی دارد گفت معنی نمی دانم مگر معلوم می شود کہ برائے تسلی می گویند باز تکلیف دادند کہ از ایشان بپرس کہ از کدام عمل این تسلی می کنند بعد دیرے گفت می گویند ہیچ نماز و روزہ وغیرہ عمل خیر نکردہ مگر روزے برائے روغن رفتہ از بازار

جس زمانہ میں پرانی دہلی میں میں رہتا تھا کوچہ انبیا کے ایک سید کے یہاں ایک پوربن بڑھیا جو ان پڑھ تھی لونڈی کی حیثیت سے پلی تھی عمر میں کبھی نماز تک نہ پڑھی تھی رہتی تھی جب آخری وقت آیا تو پوربی لہجے میں کچھ ایسے الفاظ ادا کرنے لگی جو کسی کی سمجھ میں نہ آتے تھے۔ کئی اطبا صلحا بلوائے گئے۔ جب کسی کی سمجھ میں نہ آیا تو چچا جان (شاہ اہل اللہ) کو زحمت دی گئی۔ آپ نے غور کر کے سنا تو پتہ چلا کہ کہہ رہی ہے "ڈرومت پریشان و رنجیدہ نہ ہو" آپ نے گھر والوں سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ یہ الفاظ کیوں کہہ رہی ہے بڑی مشکل سے بولی کہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے مجھ سے یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ دریافت کیا گیا کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے بولی یہ تو نہیں جانتی مگر دل کہتا ہے کہ میری تسلی کے لیے کہہ رہے ہیں۔ کہا گیا کہ ان لوگوں سے پوچھو کہ کس کام کے سلسلے میں یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دهم مرا آمده بود بخشش می کردی یک
روپیه بر آمده اول خواستی که پنهان
داشته بکار خود آرے چرا که کسے را
بحال این امر نمی دانستے باز لله دیده
خجل و علا شرم کرده به صاحبش
تسلیم ساختے این فعل حسن پسند افتاد
بعوض آن بشارت می دهم[13]

قبل دے رہے ہیں۔ تمہارا بہت مال
رہنے کے بعد بھلا یہ کہو سوچیں کہ تم نے
زندگی میں کوئی نیک کام نہیں کیا مگر ایک
دن سردی کے موسم میں تو بازار سے گھی
لے کر گھر آئی اور اسے گرم کیا تو اس میں
سے ایک روپیہ نکلا تھا۔ پہلے تیری یہ نیت ہوئی
کہ یہ روپیہ ہضم کرے کیوں کہ کسی کو اس کی
خبر نہ تھی مگر پھر اللہ کے خوف سے تو نے
وہ روپیہ دوکان دار کو لے جا کر واپس
کر دیا۔ تیرا یہی فعل پسند آگیا اور اس
کے بدلہ یہ بشارت دے رہے ہیں۔

ایک دوسرا واقعہ بھی انھیں کی زبانی ملاحظہ ہو:

درہموں وقت وہموں جا بزرگے بود
در مرض مونس باعم موصوف رفتیم
آں بزرگ بہ طور سبحہ گردانی انگشتاں
را می گردانید و چنانچہ بعد صد شمارہ
را می کشند می کشید چو عم شما انگشتاں
را مطابق کرد بعد صد گردانیدن و
کشیدن صادق می آمد گفتند کار نیکو

(ایک بار ایک مریض کے گھر جاتے
وقت شاہ عبدالعزیز صاحب کو
بھی جو اس وقت بچے تھے ساتھ
لیتے گئے) مریض ایک بزرگ تھے
مرض الموت سے دوچار تھے غفلت
طاری تھی مگر ہاتھ کی انگلیاں اس
طرح چلا رہے تھے گویا ہاتھ میں تسبیح

---

[13] ملفوظات عزیزی : ۱۳-۱۲۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

را محاورہ ساختن بہ کار می آید و بمقصد ہم فعل بوقوع می آید بعد ملکہ چنانچہ گزشت ۱۱

ہو اور ایک تسبیح پوری کرکے دوسری شروع کرتے وقت امام کو درست کرتے ہوں۔ جب میرے چچا نے حساب کیا تو ٹھیک سو دانے گننے کے بعد وہ امام کو درست کرتے تھے۔ شاہ اہل اللہ فرمانے لگے کہ ٹھیک کام کا محاورہ پڑجانا بھی بڑے کام آتا ہے کہ بے ارادہ وبے ہوشی میں بھی وہ کام انجام پارہا ہے۔

(باقی آئندہ)

---

۱۱ ملفوظات عزیزی : ۱۳۔

حضرت عثمان ذوالنورینؓ

جناب پروفیسر مولانا سعید احمد اکبر آبادی

کی نئی پیش کش

اس کا مطالعہ کرکے اس سے استفادہ فرماویں

۲۴۴ صفحات ، قیمت مجلد ریگزین

-/42 روپے

ندوۃ المصنفین ، اردو بازار دہلی

© rasailojaraid.com